یہہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ
والیان ریاست سے " سـلـعہ
رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداروں سے " عا
" ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اخبار اہل حدیث

مت دیکھو کسی کا قول و کردار
اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۵ نمبر ۳۵

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی امداد کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین و مسئلہ پوچھنا اپنے پتہ ... درج ہونی چاہئیں مگر نام اپنے ...

امرتسر ـ مورخہ ۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۳ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

ایک سوال

جہلپور سے ہمارے پاس ایک اشتہار آیا ہے جس میں ایک سوال ہے جسے دیکھکر ہمیں تعجب ہوا کہ مسلمان اس قسم کے سوال بھی پوچھتے ہیں؟ اللہ اکبر ایک زمانہ تھا کہ مسلمانوں کے بچے غیر قوموں کو توحید سکھلاتے تھے آج ایک زمانہ ہے کہ مسلمانوں کے بڑوں کو بھی توحید کے متعلق سوال کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اصل جڑ اس خرابی کی یہہ ہے کہ مسلمان اپنی اصلی پٹری سے گر گئے ہیں یعنے جو سڑک ان کے لئے شاہراہ قایم ہوئی تھی اسکو چھوڑ کر ادھر ادھر بھٹک گئے ہیں۔ وہ شاہراہ کیا تھی **قرآن اور حدیث** جس کا مطلب یہہ ہے

> اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
> پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

کیونکہ قرآن مجید میں مسلمانوں کو بتاکید سمجھایا گیا تھا کہ اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ یعنے جو خدا نے تمہاری طرف اتارا ہے اسکی پیروی کرو اور اسکے سوا کسی اور کی مت سنو!
حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب فتوح الغیب میں ارشاد فرمایا ہے اجعل الکتاب والسنۃ امامک وانظر فیہما

پہلے قرآن اور حدیث کو اپنا امام بنالو اور ادھر ادھر کسی کی بات کی طرف نظر نہ اٹھاؤ۔ فقہاء اور اصولیوں نے بھی اسلئے کسی امتی کی بات کو سند نہیں بتلایا تبلاتے بھی کیسے جبکہ سب امت کو حکم ہے کہ تم قرآن وحدیث کی پیروی کرو پھر کسی امتی کو کیا حق حاصل ہے کہ اسکی کسی بات کو شریعت میں سند بنایا جائے۔ اسلئے علماء اصول نے لکہا ہے کہ مجتہد کا قیاس معتبر ہے مگر اسکے لئے یہہ شرط ضروری ہے کہ شریعت میں اسکا کوئی مقیس علیہ پایا جاتا ہو علاوہ اسکے وہ مقیس علیہ خود بھی خلاف قیاس نہ ہو ورنہ قیاس صحیح نہوگا۔ بلکہ غلط قابل ترک ہوگا۔ علی ہذا القیاس اجماع بھی کوئی چیز منفردہ مستقل سند نہیں ہے بلکہ اسکا سہارا بھی کسی آیت یا حدیث پر ہونا چاہئے (دیکھو کتب اصول) پس نتیجہ یہہ نکلا کہ مسلمانوں کو ہر ایک مسئلہ کی دریافت قرآن وحدیث سے ہونی چاہئے جو مسئلہ قرآن وحدیث سے ملے اسے تو صحیح جانیں اور جسکی شہادت ان دو سے نہ ملے وہ غلط سمجھیں۔ بہرحال وہ سوال یہہ ہے کہ

استفتا کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہتے وقت یا التحیات میں السلام علیک ایہا النبی پڑھتے وقت آنجناب رسالتمآب

یادگار مرزا – مرزا غلام احمد قادیانی کا خاص نمبر جس میں مرزا صاحب کی بڑی بڑی اور مشہور پیشگوئیوں کی قلعی کھولکر دکھائی گئی ہے ۳ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جاننا اور یہ سمجھنا کہ آپ ہر جگہ دیکھتے ہیں اور صیغہ صلاۃ و سلام کو مشتغل پانا مذہب اہل سنت کے رو سے کیا حکم رکھتا ہے اسبارہ میں اہل حق کا کیا مذہب ہے جو اسے شرک کہے اور اس طرح جاننے والے کو مشرک بتائے اسکا کیا حکم ہے۔ بینوا و توجروا

المستفتی نیاز مند خادم قدیم فقیر عبد الوہاب پنجابی لکھنؤ وارد حال مسجد شاہی والا بازی ۱۲ محرم سنہ ۱۳۔۔

الجواب - اس سوال کا خلاصہ دو حرف ہے کہ حضرت پیغمبر خدا سید ولد آدم افتخار بنی آدم احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین ہمارے حال سے مطلع ہیں یا نہیں۔ لہٰذا سب سے مقدم یہ ہے کہ حضور کے علم غیب کی تحقیق کیجائے۔

آنحضرت کے علم غیب کے متعلق گذشتہ پرچہ میں بھی لکھا گیا اور اس پرچہ میں بھی مفصل مضمون ہے۔ قرآن و حدیث اور واقعات نبویہ علم غیب کی تردید کرتے ہیں فقہا اور محدثین اسکے قائل کو مشرک اور کافر قرار دیتے ہیں تو بھی مسلمان اس قسم کے غلط خیالات کو نہیں چھوڑتے تو سخت افسوس کا مقام ہے۔ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ میں اگر غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت کچھ خیر اپنے لئے جمع کر لیتا اور مجھے کسی قسم تکلیف نہ پہونچتی یہ آیت صاف طور پر تبلاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک مکان میں بیٹھے ہوئے لوہے کے پنجے سے پیٹھ کو کھجلا رہے تھے اور پیٹھ آپ کی دروازہ کی طرف تھی۔ کھجلا کر وہ پنجہ رکھدیا اور اتفاقیہ دروازہ کی طرف پھر کر تو دیکھتے ہیں کہ ایک شخص پردہ اٹھا کر اندر دیکھ رہا ہے۔ فرمایا اگر میں پہلے جانتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو یہی لوہے کا پنجہ تیرے منہ پر مارتا کیونکہ تو بے اجازت دیکھ رہا ہے حالانکہ پردہ اسلیئے ہے کہ اجازت سے دیکھا جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و عن ابیہا پر جب منافقوں نے بہتان اور افترا کیا تو آنحضرت کو بارہ دن تک سخت صدمہ تھا مگر اصل حال معلوم نہ ہوسکا ادھر ادھر لوگوں سے دریافت فرماتے تھے۔ جبتک خدا نے معلوم نہ کرایا آپکو کچھ معلوم نہ ہوا۔ ان واقعات اور ان کے سوا دوسرے کئی ایک واقعات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء اور سید الانبیاء علیہم السلام کو غیب کا علم نہ تھا جس واقعہ کی خبر آپکو ملجاتی اُسکی اطلاع اوروں کو بھی کردیتے باقی رہا مسئلہ اسلئے فقہا حنفیہ نے لکھا ہے کہ جو شخص اپنے کسی معاملہ میں آنحضرت کو گواہ کرے وہ کافر ہے کیونکہ اُسنے سمجھا کہ آنحضرت کو اسکے واقع کی خبر ہے اور آپکو علم غیب حاصل ہے۔ حالانکہ آنحضرت تو زندگی میں بھی علم غیب نہ جانتے تھے تو بعد الانتقال کیونکر جانتے ہوں گے۔ (فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہ) ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ تمام علماء حنفیہ کا اسپر اتفاق ہے کہ جو کوئی آنحضرت کی نسبت اعتقاد رکھے کہ وہ غیب جانتے تھے وہ کافر ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے زمین و آسمان میں میرے سوا کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔ (شرح فقہ اکبر) علے ہذا القیاس قرآن و حدیث اور اقوال فقہا میں اس امر کی تصریح موجود ہے پھر کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ آنحضرت حاضر و ناظر ہیں

اس سوال کا ایک جواب مطبوعہ بطور اشتہار بھی ہماری نظر سے گذرا ہے جس میں مجیب نے اپنے خیال میں ثابت کیا ہے کہ آنحضرت حاضر ناظر ہیں۔ اور ثبوت کے لئے وہی غلط راہ اختیار کی ہے کہ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر محض اقوال الرجال کو وہ بھی بے سمجھی سے نقل کیا ہے۔ لکھا ہے کہ شیخ عبد الحق نے مدارج میں اور ملا علی قاری نے شرح شفا میں لکھا ہے کہ درود پڑھتے وقت ایسا ادب بجا لانا چاہیے کہ گویا آنحضرت کو تم دیکھتے ہو اور اس سے آنحضرت کا حاضر و ناظر ہونا ثابت کیا ہے۔ اللہ اکبر مسئلہ تو ایسا نازک اور دلیل یہ کوئی ان مہربان کرام سے پوچھے کہ اسلام کب سے ہے اور شیخ عبد الحق یا ملا قاری یا کوئی اور عالم یا مجتہد کب سے ہیں آیا اسلام ان سے پہلے کا ہے یا یہ اسلام سے پہلے کے ہیں۔ اگر اسلام ان سے پہلے کا ہے تو ان سے پہلے اسلامی مسائل کا ثبوت کن دلائل سے کیا جاتا تھا۔ کیا ان بزرگوں کی پیدائش سے پہلے اگر یہ مسئلہ پیش آتا تو اسکا ثبوت کس دلیل سے کیا جاتا۔ یا یہ کہا جاتا کہ شیخ عبد الحق وغیرہ پیدا ہوں گے تو اس مسئلہ کی دلیل ملے گی۔ افسوس صد افسوس پہلے قرآن و حدیث سے دلیل لاؤ اسکے بعد اگر بطور مزید تسلی یا تائید کے کسی مجتہد یا امام کا قول بھی پیش کرو تو مناسب ہے۔ اب ہم آپکو ان اقوال کا مطلب بتاتے ہیں۔

ان کا مطلب یہ ہے کہ درود پڑھنے والا بطور ادب کے یہ سمجھے کہ گویا میں آنحضرت کے حضور میں ہوں۔ آپنے اس گویا کو تو دیکھا نہیں یا سمجھا نہیں کہ گویا کے

ahmadimuslim.de

کیا معنے ہیں ۔ جیسے آپنے حکم لگا دیا کہ آنحضرت حاضر و ناظر ہیں استغفراللہ معاذ اللہ ۔ بھلا وہی ملا علی قاری جو شرح فقہ اکبر میں ۔ علم غیب کے عقیدے کو کفر لکھتے ہیں اور اسپر تمام حنفی علماء کا اتفاق بتلاتے ہیں وہی ملا علی یہہ فتوے دیوے کہ آنحضرت کو حاضر و ناظر جاننا چاہئے ۔ اگر یہی ملا علی قاری ہیں تو اس سے زیادہ بے اعتبار آدمی کون ہوگا ۔

مختصر یہہ ہے کہ قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کسی کی بات سند نہیں ہو سکتی ۔ اور ان بزرگوں کے کلام کے معنی بعد غور ہمارے مخالف نہیں بلکہ ان صاحب کا مطلب یہہ ہے کہ درود پڑھنے والا بحسن ادب و اخلاص درود پڑھے کہ گویا میں حضور میں حاضر ہوں نہ یہ کہ آنحضرت حاضر و ناظر ہیں ۔ جو شخص ان دو سخن میں فرق نہ سمجھے وہ فتوی کے معزز منصب پر بیٹھنے کے قابل نہیں ۔

والعلم عند اللہ

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب

اپنے الہام متعلقہ موت مرزا مورخہ ۱۴ راگست والی تصحیح لکھتے ہیں کہ :-

ایک غلطی کی اصلاح بخدمت مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۱۶ ر فروری ۱۹۰۸ء کو جو مجھے الہام ہوا تھا ۔ اُسکے الفاظ یہہ تھے " ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء (۱۴ راگست) تک مرزا ہلاک ہو جائیگا "

اسیطرح یہ الہام موٹی قلم سے لکھا ہوا میرے رجسٹر الہامات میں درج ہے اور اسی طرح پر ان تمام رسائل پر قلمی لکھوایا گیا جو ۱۶ ر فروری کے بعد مختلف شہروں میں بھیجے گئے چنانچہ جو رسائل شروع مئی میں دوبارہ بخدمت مولوی نور الدین صاحب و مرزا صاحب و یعقوب علی تراب و حکیم فضل دین صاحبان بھیجے گئے تھے اُنپر بھی اسیطرح درج ہے ۲۰ رسائل مارچ میں بخدمت عبد الغنی صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور بھیجے گئے تھے اُنپر بھی یہی درج ہے ۔ ایک اور الہام تھا جسکے الفاظ تھے " مرزا . . . کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے گا " اس میں جو تاریخ تھی وہ یاد نہیں رہی تھی اسلئے یہہ درج رجسٹر ہی نہیں کیا گیا تھا جب مئی کو اخبارات کے نام میں نے خط لکھے اُسوقت رجسٹر الہامات میرے پاس نہ تھا ز باقی یادداشت کی بنا پر لکھنے سے یہ غلطی ہوگئی کہ ۱۶ فروری والا اور بعد کا الہام خلط ملط ہو گئے اور ۲۱ ساون الہام میں بجائے " تک کے " کو لا ہو گیا ۔ واللہ علی ما اقول شہید ۔ والسلام ۔ عبد الحکیم خان ایم بی ۔

ایڈیٹر ۔ اور کوئی شخص اس تصحیح کو مانے یا نہ مانے اُسکا تو اختیار ہے مگر دجالی ذریت اگر اس سے انکار کرے گی تو کافر ہو جائے گی کیونکہ دجال اکبر (مرزا) نے خود ڈاکٹر صاحب کے الہام کو یوں لکھا ہے کہ

" ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور اُن کا نام و نشان نہ رہا ۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جسکا نام عبد الحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جسکا دعوے ہے کہ میں اسکی زندگی میں ہی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا اور یہہ اسکی سچائی کیلئے نشان ہوگا ۔ یہہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے ... اس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اسکی زندگی میں ہی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک اسکے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا مگر خدا نے اسکی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائیگا ۔ اور خدا اُسکو ہلاک کرے گا اور میں اُسکے شر سے محفوظ رہونگا ۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ بلاشبہ یہ سچی بات ہے کہ جو شخص خدا تعالے کی نظر میں صادق ہے خدا اُسکی مدد کرے گا " چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱ ۔ ۳۲۲ ۔

کہاں ہے دجال کی جو تیوں کا غلام ایڈیٹر بدر ۔ جو ڈاکٹر کو اس تصحیح کرنے پر کانا دجال کہتا تھا (ارجون) کیا اب وہ اپنے آقا اور اپنے مولا پیر و مرشد نبی مالیخولیائی کو بھی ڈاکٹر کے الہام میں " تک لکھنے " پر وہی الفاظ لکھیگا یا نہیں (ایسے انصاف کی امید نہیں)

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت اور اقتدا پر کافی بحث ہو چکی ہے لہذا اب اسکا خاتمہ قریب ہے ۔ صرف ایک آدھ مضامین جو حسب اعلان سابق و مقررہ کے اندر اندر آ چکے تھے درج کئے جائیں گے جن میں سے ایک آدھ باقی ہے ۔

آج ایک مضمون (سلسلہ کا کمل) محمد حسین صاحب حافظ آبادی ضلع گوجرانوالہ حال مقیم

[illegible] تاریخ ۲۱ اگست ۱۹۰۸ء

امرتسر کا درج ذیل ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

ناظرین مضمون امامت و اقتداء مذکورہ علیہ اخبار اہلحدیث جناب ایڈیٹر صاحب مجوز امامت مکفرین پر روشن ہو کہ اس خاکسار کی رائے اس مسئلہ کے متعلق وہی ہے جو جمہور علماء امت کی رائے ہے قدیم سے چلی آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ مبتدعین سے جنکی بدعت حد کفر تک نہ پہنچی ہو۔ اُنکے پیچھے نماز صحیح ہے (مع الکراہت) اور جنکی بدعت کفر کی حد کو پہنچ گئی ہے اور انہوں نے نصوص قطعیہ کے برخلاف انتحال مذہب کیا ہے یا محرمات قطعیہ کی تحلیل یا ضروریات شرع کا انکار وغیرہ ان سے سرزد ہوا ہے۔ اُن کے پیچھے اقتدا صحیح نہیں۔ گو وہ مسلمان ہونے کے مدعی اور نماز وغیرہ کے پابند ہوں۔ جیسے مرزائی مہدوی۔ چکڑالوی دتے شاہی بابی وغیرہ۔

فاضل ایڈیٹر نے جو کچھ فریق ثانی کی صحت اقتدا پر دلائل قائم کئے ہیں ان میں سے وہ استدلال قابل غور ہے جس میں آپ نے صحت و قبولیت میں فرق ظاہر کیا ہے باقی اقوال حسن بصری رحمۃ اللہ و حضرت عثمان رضی و ابن حزم رحمہ اللہ سے آپکے مدعا کا ثبوت نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ باوجود آثار رجال ہونیکے جواز اقتداء مکفرین سے کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ آیۃ تعاونوا علے البر والتقوٰی سے استدلال بہت بعید اور قابل تعجب ہے۔ کیونکہ اگر عموم بر و خطاب کو مکفرین و مخالفین کی جواز اقتداء پر دلیل بنایا جاوے تو مشرکین

؎ جمہور اور اجماع میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ان دو لفظوں کو کن کن معنے میں استعمال کرنا چاہئے اور کن معنے میں استعمال کیا جاتا ہے اجماع کے معنے تو یہ ہیں کہ تمام دنیا کے علما کسی بات پر اتفاق کریں اور جمہور کے معنے یہ ہیں کہ تمام دنیا کے علما سب تو متفق نہ ہوں مگر نصف سے زیادہ ایکطرف ہوں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں لفظ اس موقع پر بولنے کا حق ہو سکتا ہے جب ہم کو تمام دنیا کے علماء کی مکمل فہرست ملی ہو۔ اسلئے امام احمد بن حنبل نے کہا ہے من ادعی الاجماع فھو کاذب (مسلم الثبوت) یعنے اجماع کا دعویٰ کرنیوالا جھوٹا ہے۔ کیونکہ تمام دنیا کے اہل علم کی مکمل فہرست مل نہیں سکتی۔ وما یعلم جنود ربک الا ھو۔ اسی طرح جمہور کا لفظ بھی بالکل بے معنے استعمال ہوتا ہے کیونکہ یہ بھی اوسی مکمل فہرست پر مبنی ہے۔ آجکل یہ عام اصطلاح ہو رہی ہے کہ اپنے اقوال چند علماء کو ذہن میں رکھکر کہا جاتا ہے کہ جمہور علما کا یہ

و کفار کی اقتداء کا جواز بھی اسی عموم سے آپکو تسلیم کرنا پڑیگا اور اس لزوم تسلیم کو آپکی وہ عبارت اور بھی تقویت دیتی ہے جس میں آپ نے مشرکین کے اعمال کو صحیح الوجود مگر غیر مقبول اور ہباءً منثورا قرار دیا ہے۔

یہ اصولی تعریف جسمیں آپ نے صحت اور قبولیت میں فرق بیان کر کے صحت کو صرف ارکان و شروط پر موقوف مانا ہے۔ اور صحیح الاعتقادی وغیرہ کو قبولیت کا موقوف علیہ قرار دیا ہے۔ نہ نفس صحت کا اسپر یہ سوال عائد و قائم کیا گیا ہے کہ کیا اگر کوئی غیر مسلم یہودی عیسائی وغیرہ بپابندی ارکان و شروط امام بنے تو اسکی اقتدا صحیح ہو جائے گی۔ فاضل ایڈیٹر اس سوال کے جواب میں قلم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں بلکہ انہوں نے اس لازمہ سوال سے اس جواب کو اپنا مخلص بنایا ہے۔ کہ جو شخص نماز کو فرض جانکر ارکان و شروط ادا نہیں کرتا اور نیت کو (جو کہ رکن نماز ہے اور اسکے یہی معنے ہیں کہ وہ نماز کی فرضیت کا قائل ہو) اسنے پورا نہیں کیا لہذا اسکے جواز اقتدا کا الزام و سوال مجھ پر کیونکر قائم ہو سکتا ہے۔

مذہب ہے؟ سو یہ ایک دلخوش کن الفاظ ہیں جن کے لئے کوئی حقیقت نہیں اور نہ یہ کوئی قابل جواب امر ہے۔ (ایڈیٹر)

؎ غالباً آپنے غور نہیں کیا کہ مشرکین اور کفار کے کون عمل صحیح ہیں اور کون عمل غیر صحیح۔ میں نے ہر چند تصریح نام سے لکھا مگر آپنے جلدی میں اسپر غور نہ کیا ہوگا مختصر یہ کہ جو کام محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کو کریں وہ تو صحیح الوجود ہو جاتے ہیں۔ جیسے خیرات صدقات وغیرہ۔ اس قسم ان میں تو صرف اتنا ہی ضروری ہے کہ اخلاص مندی سے کریں اور نماز روزہ میں یہ نیت اس صورت میں صحیح ہوگی جب وہ اسلامی تعلیم متعلقہ صوم و صلوٰۃ کو صحیح تسلیم کریں کیونکہ خیرات صدقات ان کے مذہب میں بھی اچھے کام ہیں۔ مگر اسلامی نماز روزہ مخصوص اسلامی حکم ہے۔ اسلئے جب تک اُن کو عبادت سمجھکر ادا کریں نیت خالصہ نہیں ہو سکتی آپکو یاد ہوگا اسی شان علماء اصول نے افعال کو چار قسموں میں تقسیم کیا ہے حسن لذاتہ حسن لغیرہ قبیح لذاتہ۔ قبیح لغیرہ۔ آپ اس تقسیم پر غور فرماتے تو مشرکین منکرین اسلام کی صلوٰۃ و صوم کی صحت کے قائل نہ ہوتے۔

(ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

میرے خیال میں تخصیص موضوع اس الزام سے بچنے کے لئے فاضل ایڈیٹر کے واسطے سود مند نہیں ہو سکتی کیونکہ جس نماز کو فرض جانکر پڑہنا آپکے ارکان میں داخل ہے نہ شروط میں جیسے نوافل وغیرہ وہان آپ پر یہی الزام وسوال قائم ہو سکتا ہے۔ اور آپ وہان یہہ عذر نہیں کر سکتے کہ اسنے ارکان کو پورا نہین کیا اب اس صورت مین آپ کو لامحالہ اس امر کا قائل ہونا پڑیگا کہ غیر مسلم کی اقتدا نوافل وغیرہ مین صحیح ہو سکے کیونکہ کسی غیر مسلم سے یہ بعید نہین کہ وہ نماز کو منعم حقیقی کی اعلے درجہ کی تعظیم سمجہکر ارکان وشروط کو پورا کرے۔ اور چونکہ صحت اقتدا مفترض کے واسطے امام کا نماز کو فرض جانکر پڑہنا مشرب اہلحدیث مین ضروری نہین ہے لہذا یہ عذر اس توجیہ الزام سے پہلے ہی ساقط ہو جاتا ہے اور اس توجہ کے بعد بہی سوال والزام قائم رہتا ہے کہ آیا ایک مسلمان مفترض کو ایک غیر مسلم متنفل کے پیچھے اپنی نماز مین اقتدا کرنا صحیح ہے جسکا جواز آپکے اصول کی پابندی سے نعم (ہان) سے ہونا چاہئے اگر فاضل ایڈیٹر یہہ کہین کہ مین نے جو فرض جانکر نماز پڑہنے کی قید سے موضوع کو مقید کیا ہے اُس سے میری شرط اسلام کی طرف اشارہ کیا ہے جیسا کہ مولوی عبد العزیز صاحب کے جواب مین آپنے اس قید کا مفاد بیان کیا ہے۔ کیونکہ جب تک کوئی شخص فرضیت نماز کا قائل نہو وہ بلحاظ منکر رکن اسلامی ہونے کے کافر نا قابل امامت ہے تو اب ہم فاضل موصوف سے پوچھتے ہین کہ آیا بالخصوص انکار رکن صلوٰۃ کو کفر مین دخل ہے یا ہر ایک رکن اسلامی اور ضروریت شرعی کا منکر کافر

٭ اے جناب آپکے اس سوال سے مجہے ایک قصہ یاد آیا کہ ایک طالب علم نے پانی کے حوض مین پاخانہ پہر دیا لوگون نے کہا یہ تمنے کیا کیا حدیث مین آیا ہے کہ کہڑے پانی مین پیشاب مت کرو حاضر جواب طالب علم بولا۔ مینے پیشاب تو نہین کیا پاخانہ کی ممانعت حدیث مین کہان ہے۔ پیشاب کی ہے اس قسم کے مواخذات مبتلا رہے ہین کہ مانعین کے پاس بجز لفظی مواخذات کے اپنے دعوٰے پر کوئی دلیل نہین ہے۔ مین نے اس سوال کا جواب کئی ایک دفعہ دیا ہے کیونکہ مین نے فرض کی بجائے عبادت کا لفظ کئی ایک مواقع پر لکہا ہے یعنے جو کوئی نماز کو عبادت جانکر پڑہے۔ فافہم وما اودد (ایڈیٹر)

اور نا قابل امامت ہے٭ بجلانا علمائے مانعین نے یہی تو یہی کہا تہا جو بالآخر آپ کو قبول کرنا پڑا انہون نے اس مین اور کون نہیں بلا دیا تہا۔

بہمان مذکورہ بالا سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ تخصیص موضوع سے ایڈیٹر موصوف کو فائدہ نہین پہونچ سکتا اور آخر کار اُن کو بہی لازمی طور پر وہی بات ماننی پڑتی ہے جس کے علمائے اُمت قائل چلے آتے ہین وہ یہہ ہے کہ صحیح اسلام نہ ادعائے نماز کا موقوف علیہ ہے٭ اور بغیر اسکے امامت واقتدا صحیح

٭ آپکی اس غلط فہمی نے مجہے مجبور کیا لہذا مین ذرہ تفصیل سے عرض کرتا ہون حدیث شریف مین آیا ہے بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم رمضان وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنے اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر ہے یہی اصول اسلام ہین کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نماز کا پڑہنا زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکہنا طاقت والے کو حج کرنا۔ ان امور خمسہ کو بنیاد اسلام اس حدیث مین فرمایا ہے اور قرآن شریف مین یون فرمایا کہ اللہ اور اللہ کے رسولون پر اور آخرت اور فرشتون پر ایمان لانا۔ ایمان مین داخل ہے۔ پس جو کوئی ان امور ایمانیہ اور اسلامیہ سے معاندانہ انکار کرے وہ بیشک منکر اسلام ہے اور جو کوئی انکو مجمل تسلیم کرے مگر انکی کسی تشریح کا بلحاظ عدم ثبوت اپنے ذہن مین انکار کرے تو وہ منکر اسلام ملتزم الکفر نہین گو علماء اسلام اسپر کفر لازم کرین اور کفر کا فتوٰی دین مگر وہ خود کفر کا التزام نہین کر سکتا پس قسم اول کے پیچہے تو نماز جائز نہین ہے اسلئے کہ اسنے کسی رکن اسلامی کا انکار کیا بلکہ اسلئے کہ وہ نماز کو خود ہی عبادت الٰہی نہین جانتا اور قسم ثانی ہمارے موضوع کا قرار ہے جسکے پیچہے بضرورت اقتدا جائز ہے۔ غالباً اب تو آپ فرق سمجہ گئے ہونگے ہان آپ کسی ایسے شخص کو پیش کرین جو کسی رکن اسلامی کا بلا تاویل کہلم کہلا منکر ہو یعنے یہ مانکر کہ اسلام مین تو یہہ رکن ہے مگر مین نہین مانتا۔ یا نماز کو فرض خدا سمجہتا ہو تو بیشک ہوگا یہ شخص ایک فرضی یا تہ ہو اگر کوئی ہوگا بہی تو گمان غالب ہے کہا جائیگا کہ یہہ نماز کو فرض خدا جانتا ہو تو رکن اسلامی سمجہے اسکا انکار کرنا دلیل ہے یا اُسکے ذہن مین عدم ثبوت پر مبنی ہو لہذا یہ شخص بہی ہمارے موضوع مین داخل ہوگا۔ (ایڈیٹر)

٭ آپکے اس بار بار کے تکرار سے مجہے ایک بات کہنی کی ضرورت پیش آئی

نہیں ہو سکتی مگر آپکی یہ لازمی تسلیم اس تصریح کو صاف مخالف ہو جس میں انہوں نے ادعاء اسلام کو صحت اقتداء کا موقوف علیہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ بہت گذر چکے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں اور کئی ایک ضروریات شرع کے منکر ہیں جیسے محرمات قطعیہ مثلاً دہ ناشزہ دوری عورتوں کے لئے ایک سے زیادہ خاوند کی حرمت کو نہیں مانتے اور ان سب امور کو حلال جانتے ہیں جیسے دہ شاہی فرقہ جو ضلع گجرات میں موجود ہے بابی بہدوی وغیرہ

آپکا یہ عذر بھی کہ میں مرزائیوں کی امامت کو صحیح جانتا ہوں مرزا کی امامت کو روا نہیں رکھتا تو فرق بلا فارق ہے کیونکہ جب آپنے صرف ادعائے اسلام کو مدار صحت نماز و اقتداء قرار دیا اور ادعاء اسلام دونوں میں یکساں موجود ہیں تو پھر ایکی امامت کو جائز اور دوسرے کی اقتدا کو ناروا بتانا قسمت ضیزی کا مصداق نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا کرشن صاحب قادیانی مدعی اسلام نہیں ہیں۔ اسکے جواب میں اگر آپ بوجہ ان کی بنا پر اسکو منافق دہریہ وغیرہ کہیں اور اسکو ان دعاوی کو ناحق کے وانت قرار دیں تو اس سے آپکا وہ قول باطل ہو جاتا ہے جس میں آپنے صرف ادعائے اسلام کو صحت اقتدا کا مدار موقوف علیہ قرار دیا ہے۔ اور جب قول و عمل کے تطابق پر اس بحث و مغانہ کی جگہ چلی ہے کہ ذکر ہی کیا۔ ہاں ہم فراخدلی سے کہتے ہیں کہ اگر ایسے لوگ بھی جماعت کرا دیں ہوں تو مرزائیوں کیطرح انکے پیچھے بھی ضرورتاً اقتدا جائز ہے (ایڈیٹر)

ان پہلے لفظ ظاہر نہ کی تھی۔ صحیح یا غیر صحیح اسلام یہ دو لفظ ایسے وسیع معنوں میں مستعمل ہیں کہ اور فرقے تو الگ اپنے خاص اہل سنت کے فرقوں میں ہی ایک دوسرے کا اسلام صحیح نہیں جانتا۔ اس وقت ہمارے زیر بحث سر دست تین گروہ ہیں۔ اہل حدیث۔ حنفی اور بدعتی۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ تینوں گروہ اپنے مخالف بھائیوں کا اسلام صحیح جانتے ہیں۔ اہلحدیثوں اور حنفیوں کے وعظوں اور خطبوں میں برابر سنیں گے المبتدعون کلاب اہل النار بدعتی دوزخیوں کے کتے ہیں انکی تقریریں اور تحریریں دیکھیں گے کہ ان کے ساتھ کلام سلام سب بند کرو۔ تو کیا اس سے یہ نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا کہ ان میں سے ایک دوسرے کا اسلام صحیح نہیں جانتا۔ اے جناب ہر ایک فرقہ دوسرے کے اسلام ہی میں تو شک لاتا ہے ورنہ اگر اسلام صحیح مانا جائے تو پھر اتنی جنگ و جدال ہی کیا۔ تعجب ہے کہ آپ ایسے ایک متنازعہ فیہ امر کو مدار حکم بناتے ہیں۔ صاف بات یہ ہے کہ جو کوئی اسلام کا مدعی ہے اسکے پیچھے اقتدا درست ہے اسکی قبولیت یا عدم قبولیت خدا کی سپرد ہے۔

عشق بازی در دل خانہ چہ کار (ایڈیٹر)

بابی فرقہ تو اسلامی احکام کو منزل من اللہ مانکر منسوخ کہتا ہے لہذا وہ ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ مہدوی۔ مرزائیوں کیطرح ہیں ہاں آپکے دہ شاہی سو انکی کیفیت ہمیں معلوم نہیں ہوئی دلی غالباً کوئی جہلا کی پارٹی ہے جو عیاشی ہو گر بدمعاش ہم ہیں نہ دنیا سے غرض ہے نہ مطلب۔ بلکہ محض اوباش سوا ایسے لوگوں کا ذکر ہی کیا۔ بلکہ ایسے لوگوں کے بارے میں اسلام کی نقیض ان میں معلوم نہ ہو تبھی مینے ہیں اس آیت کے لا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا یعنی جو تمکو السلام علیکم کہے اسکو نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔ کیا آپ اس آیت کو ظاہری عموم پر چھوڑ کر مرزائیوں وغیرہ سے سلام علیکم سنکر مسلمان کہنے کو طیار ہیں۔ غالباً نہیں تو بس جس وجہ سے آپ اس آیت کی تخصیص کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں مرزا کا ادعاء اسلام صحیح نہیں جانتا۔ (ایڈیٹر)

کافور و جائفل مسکر نہیں!

اہل حدیث ۲ مئی کے کالم فتاوی میں

ہمارے ایک کنیدہ پارٹی دوست کا جو استفسار نمبر ۱۵۰۔ اشیائے مذکورہ عنوان کی نسبت ہوا ہے جناب ایڈیٹر صاحب نے سپرد اطبا کر کے چھوڑ دیا ہے جواب سے غرض ہے کہ یہ دونوں چیزیں مسکر نہیں ہاں مفرح اور دل کشا ضرور ہیں۔ کافور کا ہمارے شفاخانہ میں کثرت سے ایک مرکب تیار کیا جاتا ہے جو ظاہراً امراض میں مفید ثابت ہوا ہے اور جائفل بھی بکثرت مستعمل ہے غرض ہمارا شب و روز کا تجربہ یہی نہیں مسکر بتلاتا ہے اور نہ نقل ہی اس امر کی مؤید ہے۔ البتہ بعض خصوصاً قرشی سا جیسے امام فن طب نے جائفل کو مسکر لکھدیا ہے مگر یہ اس بزرگ کی سراسر اور بالاتفاق چوک ہے۔ چنانچہ فاضل حکیم حافظ انطاکی لکھتے ہیں واما القول بانہ مسکر وان الفاعل منہ اما انفصف واحد

لوواحل ہو دنصف اوثلثہ دوان بکیون مع حیات شعیر فمن حوائق العلمۃ (تذکرہ) یعنی جاہل کو مسکہ کہنا اور یہ کہ آٹو ہے یا ڈیڑھ یا تین کا یہ خاصہ ہے اور کچھ جو کے دانون کی چھڑائی پہ سو یہ سب عام لوگون کی خرافات سے جو ردو اللہ اعلم۔

(خاکسار ابو داؤد عبد اللہ مالک دواخوری شفاخانہ کہاں اکھا نی چونیاں ضلع لاہور)

غریب فنڈ

اس ہفتہ غریب فنڈ مین یہ امداد وصول ہوئی مستری غلام نبی صاحب مکنیکل انجنیئر فلور اینڈ ملز کمپنی امرتسر ... ... ۱۰ روپے

منشی عبد الرحمان صاحب ولد منشی محمد حسین صاحب مرحوم خریدار نمبر ۸۴۰ از رنگپور ... ... ۱۵ ر

بقایات سابقہ ... ... ۱۲ ر

میزان ... ... ۳۷ ر

دو اخبار ایک بنام محمد اسمعیل محلہ تیلی منڈی ڈاکخانہ ارباغ پٹنہ اور ایک بنام منشی ابو حمید محمد حیات مدرس ظفر وال ایک سال کے لئے جاری کئے گئے۔ باقی ... ... ۲۰ ر

بہت سی درخواستین سائلون کی جمع ہین اصحاب کرم توجہ فرماوین (محاسب)

درخواست نمبر ۷۰۱ محمد یوسف ملازم چودھری کلو صدر بازار چھاونی سیالکوٹ۔

درخواست نمبر ۸۰۱ محمد عالم از دھاریوال ضلع سیالکوٹ۔

درخواست نمبر ۹۰۱ برکت علی طالب علم موضع پور تحصیل نکودر ضلع جالندھر

درخواست نمبر ۱۰۱ مولوی محمد جمیل موضع اچھبر پور ڈاکخانہ کنسول ضلع دربھنگہ۔

مسلمان

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جس مین خالص اسلامی مضامین اور مخالفین اسلام کے جوابات ہوتے ہین سالانہ قیمت ۶ عہ

پتہ

منیجر مسلمان امرتسر

مرزائی پارٹی کی بدزبانی

آجکل جبکہ مرزا جی اپنے ہی فیصلہ کی رو سے مرکر جھوٹے ثابت ہوچکے ہین۔ اسوقت مرزائی جماعت مین عجب کھلبلی مچ رہی ہے وہ اہلحدیث کی تحریرون کا کافی جواب چونکہ دینے کی سکت اور طاقت نہین رکھتے اسلئے بدگوئی اور گندی گالیون تک پہونچ رہے ہین۔ اور بدزبانی سے اپنی اصلیت کا اظہار کر رہے ہین۔ وہ پہلے ہی کرلیتے تھے اب مرزا جی کی موت سے نیم چڑھے ہوگئے۔ سچ ہے ع

یکے بود مجنون دگر سنگ گزید

معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی اخبارون کا منشا ایسا کہنے سے یہ ہو کہ ہم بھی انکی طرح گالی گلوچ پر آترآئین اور بحث کا اصلی پہلو مرزا جی کا فیصلہ نظر انداز ہو جائے۔ مگر ہم ایسا ہرگز نہین کرینگے۔ مرزائیون کی یہہ حالت صاف بتلا رہی ہے کہ انکے پاس اب کوئی دلیل نہین اور یہہ لوگ بےبس ہو کر بدزبانی کرکے حیلہ بہانہ بنا رہے ہین کیون نہو سے

چو حجت نماند جفا جوئے را ✦ بہ پیکار گردن کشد روئے را

مرزائی پارٹی کے لیڈرو! یاد رکھو اگر تم اپنے پیرو مرشد کی اندھی تقلید کرتے ہوئے بدزبانی ہی سے کام لوگے اور ایسی حرکات ناشائستہ سے باز نہ آؤگے تو ہم ایسا ہرگز نہ کرینگے گو اینٹ کا جواب پتھر ہی ہوتا ہے مگر ہم بحمد خدا کے فضل و کرم سے ایسے اوچھے پن کو اپنے لئے زیبا نہین سمجھتا اور نہین چاہتا کہ اپنے فرومایہ ہمچشمون کے مقابلہ پر اپنا متین شیوہ بدل دو کیونکہ سے

دشنام اگر دہد خسیسے ✦ چارہ نبود بجز شنیدن

حر یاپے کسے سگے گزیدہ ✦ با سگ نتوان عوض گزیدن

گرچہ بعض اخبارات اس بیہودہ طریق سے اہلحدیث پر ہرگز فتح نہین پا سکتے اور رہی ہین انکی ان بیہودہ حرکات پر رنجیدہ ہونا چاہئے کیونکہ داناؤن کا مجرب مقولہ ہے سے

گر نہ صندلو باش ہنجا ہے پند ✦ تا دل خویش نیازار دو دہم نشنو

سنگ بد گوہر اگر کاسہ زرین شکند ✦ قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

ناظرین! بات یہ ہے کہ جب مرزا جی نے اپنا آخری فیصلہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے حق میں شائع کیا تو ہم نے بھی بسبب تمام وکمال ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں نقل کردیا مرزا جی نے اس فیصلے مین یہ الفاظ بھی لکھے ہین کہ

ahmadimuslim.de

"اگر میں (مرزا) ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (یعنے مولوی ثناء اللہ صاحب) اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپکی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔"

یہ عبارت چونکہ مرزاجی کی قرآن مجید کے بالکل خلاف تھی اسلئے ہم نے اسپر اسی جگہ حاشیہ میں یہہ نوٹ لکھا کہ :-

"آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہتے ہیں قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو! مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا (پ ۱۶ ع ۸) اور إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا (پ ۴ ع ۹) اور وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (پ ۱ ع ۲) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو! بَلْ مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ (پ ۱۷ ع ۶) جسکے صاف یہی معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہو دعوی تو مسیح۔ کرشن۔ اور محمد۔ احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہہ لیاقت؟ ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ (ناظرین)"

آجکل جب کہ مرزاجی اپنے ہی تجویز اور تسلیم کردہ فیصلہ کی رو سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مر کر اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کر گئے تو مرزائی جماعت کو اس حالت میں عجیب دقت پیش آئی ان سے اور تو کوئی جواب بن نہ آیا آخر اخبار الحکم کے ایڈیٹر نے اپنے ۱۸ جون کے پرچہ میں بفحوائے الغریق یتشبث بالحشیش یعنے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ مولانا صاحب کے جواب میں صرف میرے اسی نوٹ کو پیش کر دیا اور کہا کہ تمہارا حق نہیں کہ تم مرزاجی کے فیصلہ کو پیش کرکے مرزائی سلسلہ کی تکذیب پر شہادت پیش کرو بلکہ تم اپنا نوٹ ملاحظہ کرو جسکے نوٹ سے خود ہی جھوٹے ثابت ہو رہے ہو۔ اسکے ساتھ ہی میاں کی طرح بات کو چٹ پٹ کرنے کے لئے ایک آدھ فقرہ اور بھی لکھ کر پیچھا چھڑا لیا۔

اے ایڈیٹر الحکم! سن رکھئے کہ تمہاری ان لمبی چوڑی ادھر ادھر کی بے ٹھکانہ باتوں سے کچھ بن نہیں سکتا اور تمہارے یہہ ہوائی قلعے تمہیں کسی طرح مخالفوں کی زد سے محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ سنو! تم لوگ اب چاہتے ہو کہ مرزاجی کا وہ فیصلہ لوگوں کی نظروں سے چھپا دیا جائے۔ مگر وہ پہلے ہی سے طشت از بام ہو چکا ہے۔ اسکا اخفا کسی صورت سے اب ممکن نہیں۔

سنو! ہمنے مرزاجی کے فیصلے پر جو نوٹ لکھا تھا وہ مرزاجی کی اجازت ہی سے لکھا گیا تھا اگر تمہاری نظر اس فیصلے پر آخر تک پڑتی تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ یہہ نوٹ اصل فیصلے کے مخالف نہیں اور نہ اصل فیصلے کو مستر د اور منسوخ کر سکتا ہے۔

سنو! مرزاجی اس فیصلے کے آخر میں لکھتے ہیں :-

"بالآخر مولوی ثناء اللہ صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اسکے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

ایڈیٹر مذکور ذرا دو منٹ کے لئے اپنی آنکھوں سے تعصب اور ضد کی پٹی اتار کر انصاف کی عینک لگاؤ اور مرزاجی کے ان آخری الفاظ پر جنکو ہم نے جلی قلم سے لکھدیا ہے نظر ڈالے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ ان الفاظ میں مرزاجی ہمیں صاف کہہ رہے ہیں کہ یہہ مضمون فیصلے کا اپنے اخبار میں درج کرو اور جس طرح سے چاہو تردیدی نوٹ حاشیے اور متن میں لکھو تمہیں ہر طرح اجازت ہے۔ اور ساتھ ہی یہہ بھی کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ تمہارے کچھ لکھنے نہ لکھنے سے ہرگز بدل نہیں سکیگا۔ کیونکہ اب یہہ فیصلہ خدا کے ہاتھ میں جا چکا ہے۔ وہی اسکو عملی طور پر فیصل کریگا اور سب لوگ دیکھیں گے اور پہلے خود ہی صادق اور کاذب میں رات دن کی طرح تمیز کرینگے۔ سچے کا صدق سب تسلیم کرینگے اور کاذب کے لئے روسیاہی ذلت کا کفن پہن کر گور نہیں بلکہ قعر دوزخ میں جا گریگا۔ سو خدا کے فضل و کرم سے اچھا فیصلہ ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ابھی تک زندہ سلامت ہیں اور مرزاجی چل بسے وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ۔

ایڈیٹر صاحب سنو! ہمارا وہ نوٹ بھی ہر طرح صحیح اور سچا ہے کیونکہ آیات قرآنی اسکی تائید کرتی ہیں کہ بداعمالوں اور سرکشوں کو زیادہ مہلتیں اور لمبی عمریں دی جاتی ہیں چنانچہ مرزاجی نے بھی اپنی بد اعمالی میں بہت سا دور عمر کا کی جسکا مرزائیوں کو بھی اعتراف ہے مرزاجی ارذل العمر تک پہونچ چکے تھے اس بیچارے کا حافظہ برمحل نہیں رہتا تھا اسکی بات بات میں تخالف پیدا ہو گیا تھا وہ کئی بیٹوں کا باپ اور پوتوں کا دادا بن چکا تھا اس سے زیادہ عمر اب کیا

آٹا پیسنے کی آہنی مشین اور کماد بیلنے کے بیلنے - مستریان مولابخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہیں۔

ہوئی تھی۔ وہ قبر مین پاؤن لٹکا چکا تھا۔ اپنی بداعمالیوں اور شرارتوں سے
جب وہ باز نہ آیا بلکہ اُن مین دن بدن ترقی کرتا گیا۔ تو خدا نے اپنی قدیمی سنت
کے موافق اُسے فوراً پکڑ لیا۔ اور مرزا بے خبر تھا۔ کانہ اخذ بغتۃ وھم
لا یشعرون۔ خدائی سنت اور قدیمی عادت الٰہی کی خبر ہو تو گوش ہوش
سے سنو! وہ خود فرماتا ہے فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ
كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ط
فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (پ ۷ ع ۱۱) یعنی
جب سرکش اور نافرمان لوگ ہماری نصیحتوں کو فراموش کر دیتے ہین تو ہم انپر
دنیا کی سب نعمتوں اور ہر طرح کے آرام آسائش کے دروازے کھول دیتے ہین
حتی کہ جب وہ ان نعمتوں اور آسائیشوں مین خوش ہوتے ہین تو ہم انہیں فی الفور
آ پکڑتے ہین پس وہ اپنی آرزوؤن اور اُمنگون مین نا اُمید رہ جاتے ہین۔ بس
سرکش اور ظالم لوگون کا بیڑا اس طرح قطع کیا جاتا ہے اور سب تعریف اللہ
رب العالمین ہی کے لئے باقی ہے۔ مرزائیو! بتلاؤ کیا مرزا جی کا انجام بعینہ اسی طرح نہیں
ہوا بلکہ یہ آیت مرزا جی پر ہر طرح چسپان ہے۔ اس شخص نے خدا کے احکام
کو بھلا دیا اور مسلمانون مین سے بہت سے لوگون کو اصل اسلام سے گمراہ کر دیا
اسلئے خدا نے اسے دنیا مین فراخی دی اور جب اسپر فراخی اور آسودہ حالی اور
گمراہی کی حد ہوگئی تو اچانک اور دفعتاً گیارہ گھنٹے کے اندر اندر ہلاک مرض
ہیضہ سے ہلاک کر دیا اور یہ اپنی تعمیر منارہ۔ نکاح آسمانی۔ ثناء اللہ اور عبدالحکیم
کی وفات۔ غلام حلیم کی پیدائش وغیرہ سب آرزوؤن مین نا اُمید اور ناکام
ہو کر کوچ کر گیا۔

یہ شخص ساری عمر خدا پر افترا اور جھوٹ باندھتا رہا اور سب سے بڑا ظلم خدا نے
اسی بات کو بتلایا ہے سنو! وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ
أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ (پ ۷ ع ۱۹) یعنی اس شخص سے زیادہ ظالم کون
ہو سکتا ہے جو نبوت اور رسالت کا جھوٹا دعویٰ کرکے خدا پر افترا کرے اور
کہے کہ میرے پر خدا کی وحی اور الہام ہوتا ہے حالانکہ وحی و الہام اسپر کچھ نہ ہوتا ہو
جب خدا کی مہلت ایسے ظالم اور مفتری لوگون کے لئے ختم ہو سکتی ہے تو
وہ فی الفور پکڑے جاتے ہین۔ بات کرنے کا موقع بھی میسر نہین آسکتا ہے
نہ ہو سکے

تو مشو مغرور بر حلم خدا + دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

پس ایڈیٹر بدر اگر صاحب حیا ہوگا تو آئندہ کو شرم کریگا۔ اور صادق کاذب
کو بصیرت کی نظر سے دیکھنے کی کوشش کریگا۔ مگر ان لوگون سے ایسی امید رکھنا
امید نہین کیونکہ اگر یہ لوگ۔ شرم کو کام مین لاتے تو اپنے مسیح کی لاش کو دجال
کے گدھے پر لاد کر قادیان تک لیجاتے بلکہ لاہور مین اُسے چھوڑ کر اعوذ پڑھتے
ہوئے اُسکے پاس سے بھاگ جاتے۔

اے بدر کے ایڈیٹر تو تو اپنے آپ کو صادق کہتا ہے پھر کاذب کے کذب ظاہر
ہو جانے کے بعد اُسکی حمایت مین کیون سرگرم ہے۔ اور اے صادق کے ہاتھ
چڑھے والے اکمل! تو کیون اپنے کمال پر نازان ہے جبکہ تجھ مین کامل بننے کا
کوئی نشان نہین۔ کامل اور اکمل تو بجا تجھے اگر ناقص بلکہ انقص کہا جائے
تو بجا ہے تو تو بالکل بچون کی سی بے دلیل باتین کرتا ہے۔ دعویٰ کرنا آتا ہے
دلیل اور ثبوت دینے سے تجھ کو کوئی کام نہین۔ تو بھی مرزا صاحب کے اس بین فیصلہ سے
کام لے اور اپنی آخرت کو سنوار۔

مرزائی چوکڑی کے ممبرو! مجھے تمہاری حالت پر سخت تعجب آتا ہے کہ یہی وہ
معیار ہو جسپر ساری عمر تمہارے مسیح کو اپنے مخالفون پر فتح حاصل کرنے کے خواب
آتے رہے جب اُسکا کوئی مخالف مر جاتا تو جھٹ کہتا کہ اس سے ہمارا مباہلہ تھا کہ جھوٹا
سچے کی زندگی مین مر جائیگا خواہ مباہلہ وغیرہ کچھ نہ ہوا ہو اور بالکل جھوٹ ہی جھوٹ
پر اتنی بڑی عمارت کھڑی کیگئی ہو تب بھی تم لوگ اُسکے ہم آہنگ ہو کر دنیا پر
دوہائی مچا دیا کرتے تھے کہ ہمارا مسیح زندہ ہے اور فلان مخالف مر گیا اُنکو صادق
قرار دو گیا پھر اب جبکہ آخری فیصلہ اور بین فیصلہ مرزا جی اپنے لئے تجویز کر گئے
ہین تو تم کیون اُسپر عمل نہین کرتے۔ اگر تم اُنکی وہ نصیحت بھول گئے ہو تو ہم پھر
سناتے ہین مرزا جی فرماتے ہین۔

"اور وہ دشمن (ڈاکٹر عبدالحکیم) جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھون کے
روبرو اصحاب الفیل کیطرح نابود اور تباہ ہوگا" (تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۶ء)
اور سنو! "پس اگر وہ سزا جو انسانی ہاتھون سے نہین بلکہ محض خدا کے ہاتھون
سے ہو جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریان آپ (یعنی مولوی ثناء اللہ)
پر میری زندگی ہی مین وارد نہ ہوئی تو مین خدا کیطرف سے نہین" (آخری فیصلہ)

مرزائیو بتلاؤ! یہ دشمن ڈاکٹر عبدالحکیم نابود ہوا یا مرزا جی خود ہی اصحاب الفیل کی
مانند گیارہ گھنٹون مین دفعتاً تباہ ہو گئے؟ یا مولوی ثناء اللہ پر کوئی مہلک بیماری
آئی یا خود مرزا جی ہیضہ مین راتو رات چل بسے؟ اگر تم لوگون میں اب بھی کچھ خوف خدا
[illegible]

ahmadiyyamuslim.de

فتاوی

س نمبر ۱۹۲ - بیوہ عورت نے نکاح ثانی کر لیا پہلے خاوند کی لڑکی ۳ سالہ عورت کی گود مین ہے لڑکی کے چچا حقیقی عدالت مین دعوے کرتے ہین کو لڑکی بغیر خرچہ کے ہمکو مل جاوے عورت جواب دیتی ہے کہ شرعاً پرورش میرا حق ہے اور سات سال کے بعد لڑکی دون گی اور خرچہ لونگی حق بجانب کون ہے؟ (سائل علی محمد از سُہل ضلع گورداسپور)

ج نمبر ۱۹۲ - عورت سچ کہتی ہے سات سال تک لڑکی کو پرورش کرنا اسکا حق ہے اور خرچہ دینا چچا کے ذمہ ہے قرآن شریف مین حکم ہے وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ یعنے بچے کا جو وارث ہو بچے کا خرچ جو باپ کے ذمہ تھا وہ بعد باپ کے وارث کے ذمہ ہے۔

س نمبر ۱۹۳ - ہندہ بعد فوت ہونے اپنے شوہر و نیز بعد گذرنے عدت کے اپنے دیور سجاد علی سے بباعث زنا کے حاملہ ہو گئی۔ ہندہ کا حاملہ ہونا لوگون پر ظاہر نہ ہوا بعد اُن دونون کے بعد آپسکے بخوف گرفت کرنے برادری یا بسبب عیب پوشی کے سجاد علی سے نکاح کر لیا بعد نکاح ایک ڈیڑھ ماہ کے حاملہ ہونا لوگون پر بھی ظاہر ہو گیا تو اس حمل کی حالت مین نکاح مذکور جائز ہوا یا ناجائز۔ اگر نکاح مذکور نا جائز ہوا تو وہ دونون خالص توبہ کر کے باہم نکاح کر سکتے ہین یا نہین؟ (سائل از ضلع پٹنہ)

ج نمبر ۱۹۳ - زانیہ حاملہ کے نکاح ہونے مین علماء کا اختلاف ہے راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ صحیح نہین جب تک وضع حمل نہو۔ بعد وضع حمل توبہ کر کے نکاح کر لین

س نمبر ۱۹۴ - کیا قربانی دینا گائے یا اونٹ مین سے ایک حصہ گھر بھر کے لئے کافی ہو سکتا ہے یا کہ فرداً فرداً؟

ج نمبر ۱۹۴ - گائے یا اونٹ مین ایک حصہ گھر بھر کے لئے کافی ہو سکتا ہے

س نمبر ۱۹۵ - رات کو قربانی کرنا کیسا ہے اور قربانی کی کیا دعا ہے؟

ج نمبر ۱۹۵ - قربانی چاہے رات کو کرے خواہ دن کو ہر طرح جائز ہے۔ دعا

س نمبر ۱۹۶ - اگر مقتدی رکوع مین مل جائے بجز پڑھنے سورۃ فاتحہ کے تو اسکی رکعت ہو جاویگی یا سورۃ فاتحہ ضروری ہے؟

ج نمبر ۱۹۶ - رکوع ملنے کی صورت مین رکعت ہونے مین علماء کا اختلاف ہے راقم آثم کے نزدیک راجح یہ ہے کہ بغیر فاتحہ پڑھنے کے رکعت نہین ہوتی۔

س نمبر ۱۹۷ - عورت مسلمہ کا ذبیحہ مجبوری و غیر مجبوری کی حالت مین درست ہوگا یا نہین؟

ج نمبر ۱۹۷ - عورت مسلمہ کا ذبیحہ جائز ہے حدیث مین آیا ہے۔

س نمبر ۱۹۸ - زکوٰۃ دینا علاوہ سونا چاندی کے ماش یا کھیت یا اسباب وغیرہ مین بھی ہے؟

ج نمبر ۱۹۸ - کھیت مین زکوٰۃ وہی ہے جو عشر یا نصف عشر کے حساب سے کھیت کاٹنے کے وقت دیجاتی ہے۔

س نمبر ۱۹۹ - بازاری عورتوں کا خط پڑھنا یا انکا مزدوری پر کوئی کام کرنا یا اُن سے کوئی چیز خریدنا شرعاً جائز ہے یا نہین؟ (سائل خریدار اخبار از الہ آباد)

ج نمبر ۱۹۹ - خط مین مضمون اگر جائز ہے تو پڑھ دینا جائز ہے اگر یار رانے کا مضمون یا فحش ہے تو جائز نہین۔ فاحشہ عورتون کی آمدنی چونکہ حرام ہے اسلئے انکی کوئی مزدوری بھی جائز نہین کیونکہ اس کام کے عوض مین جو کچھ وہ دینگی وہ انکی ملک کا نہین ہوگا۔

س نمبر ۲۰۰ - جس چوبارے مین زانیہ عورت رہتی ہو اسکے نیچے دوکان مین بیٹھکر قرآن شریف پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟

ج نمبر ۲۰۰ - فاحشہ عورت کے نیچے درجہ مین قرآن شریف پڑھنا منع نہین حرم شریف مین بتون کی موجودگی مین قرآن شریف پڑھا جاتا تھا۔

س نمبر ۲۰۱ - زانیہ عورت کو زنا کے لئے مکان کرایہ دینا اور اسی کرایہ وغیرہ کا پیسہ مسجد مین لگانا کیسا ہے؟

ج نمبر ۲۰۱ - زانیہ عورت کو زنا کے لئے مکان کرایہ دینا سخت گناہ ہے ایک قسم کی زنا پر اعانت ہے خدا فرماتا ہے ....

لَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ مسجد مین ایسی کمائی لگانا اور بھی گناہ ہے حدیث مین ہے سبحان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب (خدا پاک کمائی ہی قبول کرتا ہے)۔

س نمبر ۲۰۲ - اگر زانیہ عورت کسی ایسی مرض مین مبتلا ہو جائے کہ اسکے یار آشنا کوئی خبر نہ لے ایسی حالت پر اسکو علاج وغیرہ کے لئے کچھ دینا جائز ہے یا نہین؟

ج نمبر ۲۰۲ - زانیہ کو بیماری کی حالت مین امداد کرنا جائز ہے اس نیت سے کہ تو بکرت شاید توبہ کرے اس حالت بیماری مین اسکو بد کاری سے نفرت دلاتا رہے (ثنائی حفظہ)

اطلاع عام۔ فتووں کے متعلق غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہین۔ (ابو الوفا)

حدوث دنیا:- دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث آریون سے طویل بحث اور انکی غلط فہمی کا پورا علاج۔ قیمت ۲ر

انتخاب الاخبار

پنجاب میں بارش کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ امرتسر میں یکم کی شب کو خوب مینہ برسا۔ الحمد للہ

لکھنو کے مقدمہ سنی شیعہ میں بائیس شیعوں کو مختلف سزا ہوئی۔ خدا اس قوم پر رحمت کرے افسوس اصلاح باوجود اسلام نام رکھنے کے ابھی فساد سے باز نہیں آتا۔

افسوس شیخ عبدالرحمن نو مسلم (دیوانسنگھ) جو نوجوان تھا جسنے اسلام کیخاطر سب کچھ چھوڑکر محنت اختیار کی تھی ۲۰۔۲۱ برس کی عمر میں بعارضہ دق مرگیا۔ انا للہ مزید افسوس یہ ہے کہ مرنے سے پہلے اسکے ورثاء اسکو پھر تھلہ میں لے گئے جہاں اسکا جنازہ بھی کسی مسلمان کو پڑھنے کا موقع نہیں ملا ناظرین سے موکد التماس ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب ضرور پڑھیں اللہم اغفرلہ وارحمہ

انجمن حامی اسلام کیطرف سے قریبا ۲ ماہ تک قادیانی کی تردید میں جلسے ہوتے رہے بڑے بڑے نامور مسلمان تشریف لائے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کے پانچ لیکچر لاہور میں ہوئے۔ آخری لیکچر ۲۶ جون کو شاہی مسجد میں ہوا ڈاکٹر صاحب نے صادق اور کاذب کی موت پر نہایت فاضلانہ لیکچر دیا اس عظیم الشان جلسہ میں حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ جلسہ نہایت امن و تہذیب کے ساتھ ہوا (محمد بخش) امرتسر میں بھی ڈاکٹر صاحب کے دو لیکچر ہوئے

صوبہ بمبئی کے مشہور لیڈر مسٹر تلک بھی گرفتار ہو گئے۔

پھلور سے پولیس ٹریننگ اسکول منتقل کرکے لاہور میں قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے یہ اسکول غالبا چھاونی لاہور کے قریب کسی عمدہ موقعہ پر تعمیر ہوگا۔

بھوپال کی ریاست کے تمام ڈاک خانے یکم ماہ جولائی آئندہ سے برٹش امپیریل پوسٹ افس میں ضم ہو جائینگے ریاست کی نگرانی ڈاک خانوں پر نہ رہیگی گورنمنٹ کے ڈاکخانہ جاری ہو جائینگے (ریاست کی ترقی معکوس کی دلیل) ابتک بھوپال میں ریاستی ڈاک خانے تھے اور ریاست کے ٹکٹ ڈاک بھی علیحدہ تھے اب برٹش انتظام ہو جائیگا اور برٹش پوسٹ آفس کے ٹکٹ اور لفافے مروج ہو جائینگے۔

جینید سے پانی پت تک ریلوی لائن بنانیکی تجویز ہنوز زیر غور ہے۔ تجویز یہ ہے کہ اس لائن کی تعمیر کا تمام خرچ دربار جینید برداشت کرے۔

کلکتہ کے انارکسٹوں کے ۲۶ یا ۲۷ سازشیوں کا مقدمہ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کی عدالت میں دائر تھا وہ سب سازشی سشن سپرد کئے گئے۔ باقی ۲۳ یا ۳۰۔ انارکسٹوں کا مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی پور کی عدالت میں چل رہا ہے۔

طاعون سے ہفتہ مختتمہ ۱۳ ماہ جون میں کل ہندوستان میں ۱۸۱۷ موتیں ہوئیں۔ ان میں سے پنجاب میں ۳۶۸ موتیں ہوئیں۔

لاہور کے ضلع کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز گورنمنٹ آف انڈیا نے منظور کر لی۔

کلکتہ میں ۴۸ گھنٹے میں ۱۰ انچ مینہ برسا بازاروں اور سڑکوں پر سیلاب آگیا۔ آمد و رفت کئی گھنٹے تک بند رہی۔ بہت سے مکانات سربسجود ہو گئے آدمی ایک مکان کے گرنے سے دبکر مر گئے۔

قحط زدوں کی تعداد اب کل ہندوستان میں صرف ۱۳ لاکھ ایک ہزار رہ گئی۔

خودی رام بوس کے ساتھ (جسنے مظفرپور میں بم کا گولہ مارا تھا) مظفرپور کے جیل خانہ کے حکام ٹھیک مہربانی سے پیش آتے ہیں۔ اسکو اپنے کپڑے پہننے کی اجازت ہے اور ایک نسخہ کتاب "گیتا" کا اسکو دیا گیا ہے۔ خودی رام نے سزاء پھانسی کے حکم کے خلاف اپنے موجبات اپیل جیلخانہ میں اپنے ہاتھ سے بنگالی زبان میں لکھکر کلکتہ ہائی کورٹ میں ارسال کر دیئے ہیں۔

ترکی گورنمنٹ نے سوائے ایک ترکی پلٹن کے جزیرہ سیموس سے اپنی سب فوج واپس بلا لینے کا فیصلہ کر لیا۔

مولانا حفیظ کو طیطوان کا بادشاہ مراکو والوں نے مشتہر کر دیا۔

مقدونیہ میں انتظامی اصلاح کرنے کے متعلق روس اور انگلستان کا معاہدہ علانیہ ہو گیا۔ اس معاہدہ کے مکمل ہوتے ہی اسکی نقل دوسری سلطنتوں کے پاس منظوری کیلئے بھیجی جائیگی۔ (خدا حافظ)

کابل کی خبروں سے ظاہر ہوا کہ امیر صاحب پھر قندھار جانیکا ارادہ رکھتے ہیں درہ خیبر میں قافلوں کی آمد و رفت پھر روکدینی پڑی تبادلہ اراضی کا جھگڑا آپڑا۔

منجم کی پیشگوئی کہ ۳۱ مئی سے ۲ جون تک تمام ہندوستان میں بارش ہوگی غلط ثابت ہوئی۔ پنڈت صاحب کا نام راج بہاری لال ماتھر ہے اور وہ علیگڈھ میں رہتے ہیں۔

قادیانی اخبار مرزا کی موت کے بعد پیچ و تاب کھا رہے ہیں دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے

نظم مردان بحقوق نسوان

یہ کتاب قرآن و حدیث و فقہ کی رو سے عورتوں کے حقوق اور پردہ جائز مجوزہ شارع علیہ السلام کی حمایت میں [illegible] مولانا سراج الدین احمد سراج چترپوری سلمہٗ نے حال کے [illegible] اعتراضات کے جواب میں بطریق تحفظ اسلام لکھی ہے جو پردہ جائز کے مخالف ہیں کتاب موصوف باعتبار مضامین اور لکھائی چھپائی و کاغذ کے اعلیٰ درجہ کی ہے لہذا اہل اسلام حضرات اس کی خریداری میں [illegible]
قیمت صرف [illegible] علاوہ محصولڈاک

المشتہر مینجر اخبار صحیفہ بجنور

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے اور پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ پانچ جلدیں تیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت [illegible]
جلد دوم سورہ آل عمران نساء [illegible]
جلد سوم سورہ مائدہ انعام اعراف [illegible]
جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ [illegible]
جلد پنجم سورہ فرقان تک [illegible]

تقلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام دہرم پال سابق عبد الغفور
جلد اول قیمت [illegible] جلد دوم قیمت [illegible]
جلد سوم قیمت [illegible] جلد چہارم قیمت [illegible]
چاروں جلدوں کے خریدار سے [illegible] علاوہ محصولڈاک

تقابل ثلاثہ (توریت۔ انجیل۔ اور قرآن شریف کا مقابلہ) اور قرآن کی فضیلت قیمت [illegible] علاوہ محصولڈاک

مناظرہ نگینہ ۔ یعنی وہ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں سات روز تک ہوتا رہا قیمت [illegible]

بحث تناسخ تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۲ر

ادب العرب صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا گیا ہے کہ اردو دان طلبہ بدون استاد بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء نے پسند کیا ہے۔ ۶ر

اسلامی تاریخ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ بطرز حکایات بچوں کے لئے نہایت مفید۔ ۱ر

خصائل النبی شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت ۱ر

الہام الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید ۱ر

شریعت و طریقت کے احکام۔ ۱ر

اہلحدیث کا مذہب ۔ فرقہ اہل حدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں۔ بغیر کسی کی دل آزاری کے قیمت ۳ر

مرقع دیانندی ۔ سوامی دیانند کے اقوال اور اعمال میں نقص بتلانے والا یہی رسالہ ہے قیمت ۳ر

حدوث دنیا دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث آریوں سے [illegible] اور انکی غلط فہمی کا علاج قیمت ۲ر

السلام علیکم اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں کا مقابلہ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ۱ر

نماز اربعہ اسلام [illegible] کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام ہندو عیسائی آریوں) کی باہم دونوں کا مقابلہ ۲ر

اسلام و برٹش لا یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ صیغہ فوجداری۔ دیوانی۔ مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر بدلائل واضح ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب فلاح عالم ہے۔ قیمت ۴ر

حدوث وید وید کی قدامت کا ابطال وید سے ۱ر

المشتہر
مینجر مطبع اہل حدیث امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ [illegible] مولوی فاضل [illegible] چھپ کر شائع ہوا۔